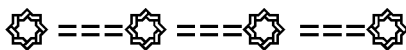


133	حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا.....	219
134	حضرت مریم رضی اللہ عنہا.....	220
135	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تین روزے.....	221
136	شہداء کی جنت.....	222
137	اصحابِ فیل و لشکر ابابیل.....	224
138	فتحِ مکہ کی پیش گوئی.....	227
139	بیت اللہ میں داخلہ.....	229
140	شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار عام.....	230
141	فتحِ مکہ کی تاریخ.....	231
142	جادو کا علاج.....	234
143	حضرت خضر علیہ السلام کی بتائی ہوئی دعاء.....	236
144	تلاوت کی اہمیت و آداب.....	237
145	تلاوت کے چند آداب.....	238



نمبر شمار	غرائب القرآن کی فہرست	صفحہ نمبر
1	عرض مصنف.....	242
2	تخلیقِ آدم علیہ السلام.....	243
3	خلافتِ آدم علیہ السلام.....	248

255 علومِ آدم علیہ السلام کی ایک فہرست	4
256 ابلیس کیا تھا اور کیا ہو گیا	5
260 بنی اسرائیل پر طاعون کا عذاب	6
262 صفاد مر وہ	7
265 ستر آدمی مرکز زندہ ہو گئے	8
267 ایک تاریخی مناظرہ	9
267 نمرود کون تھا	10
271 انسانوں میں ہمیشہ دشمنی رہے گی	11
273 حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کیسے قبول ہوئی	12
276 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری	13
281 مرتدین سے جہاد کرنے والے	14
281 زمانہ رسالت کے تین مرتدین	15
282 خلافتِ صدیق اکبر کے سات مرتد قبائل	16
283 دورِ فاروقی کا مرتد قبیلہ	17
284 کافروں کی مایوسی	18
287 اسلام اور سادھو کی زندگی	19
290 دو بڑے ایک چھوٹا دشمن	20
291 انبیاء علیہم السلام کے قاتل	21
292 حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت	22

292 حضرت زکریا علیہ السلام کا قتل	23
294 منافقوں کی ایک سازش	24
296 حضرت الیاس علیہ السلام	25
299 حضرت الیاس علیہ السلام اور قرآن	26
300 جنگ بدر کی بارش	27
304 جنگ حنین	28
307 غار ثور	29
309 مسجد خرا جلا دی گئی	30
313 فرعون کا ایمان مقبول نہیں ہوا	31
316 نوح علیہ السلام کی کشتی	32
319 طوفان برپا کرنے والا تور	33
320 جو دی پہاڑ	34
321 نوح علیہ السلام کا بیٹا غرق ہو گیا	35
323 طوفان کیونکر ختم ہوا	36
326 ایک گستاخ پر بجلی گر پڑی	37
328 پانچ دشمنان رسول	38
330 تمام سوار یوں کا ذکر قرآن میں	39
331 اونٹ	40
332 گھوڑا	41

333نچر	42
333گدھا	43
334شہد کی کھسی	44
337کھوسٹ عمر والا	45
340بے وقوف بڑھیا	46
341حصور گاؤں کی بربادی	47
342حضرت ذوالکفل علیہ السلام	48
344نہریں اٹھالی جائیں گی	49
345تخلیق انسانی کے مراحل	50
346مبارک درخت	51
348اصحاب الرس کون ہیں؟	52
349قول اول	53
349قول دوم	54
349قول سوم	55
349قول چہارم	56
350قول پنجم	57
350قول ششم	58
351قول ہفتم	59
351قول ہشتم	60

351	اصحابِ ایکہ کی ہلاکت.....	61
353	ایک ضروری توضیح.....	62
354	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہجرت.....	63
356	مکڑی کا گھر.....	64
357	مکڑی.....	65
357	حضرت لقمان حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ.....	66
359	حکمت کیا ہے؟.....	67
361	امانت کیا ہے؟.....	68
363	جن اور جانور فرما نبردار.....	69
366	ہوا پر حکومت.....	70
368	تانے کے چشمے.....	71
369	حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے.....	72
370	پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح.....	73
372	فرشتوں کے بال و پر.....	74
374	ابو جہل کی گردن کا طوق.....	75
376	حاملانِ عرش کی دعاء.....	76
378	صاحبِ اولاد اور بانجھ.....	77
381	فاسق کی خبر پر اعتماد مت کرو.....	78
383	ملائکہ مہمان بن کر آئے.....	79

386	چاند و کلڑے ہو گیا.....	80
388	کسی قوم کا مذاق نہ اڑاؤ.....	81
390	لوہا آسمان سے اتر رہا ہے.....	82
392	صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سخاوت.....	83
395	یہودیوں کی جلا وطنی.....	84
398	ایک عجیب و غریب.....	85
399	حکایتِ عجیبہ.....	86
402	پانچ مشہور اور پرانے بت.....	87
405	ابو جہل اور خدا کے سپاہی.....	88
407	شب قدر.....	89
408	مومنوں کو ملائکہ کی سلامی.....	90
410	زمین بات چیت کرے گی.....	91
411	مجاہدین کے گھوڑوں کی عظمت.....	92
413	قریش کے دو سفر.....	93
415	کفر و اسلام میں مفاہمت غیر ممکن.....	94
416	اللہ تعالیٰ کی چند صفات.....	95
417	علوم و معارف کا نہ ختم ہونے والا خزانہ.....	96

پیش لفظ

الحمد للہ عزوجل! ہماری یہ کوشش ہے کہ اپنے اکابرین کی کتب کو احسن اسلوب میں پیش کریں۔ اس سلسلے میں امام اہل سنت مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے کئی رسائل (تخریج و تہیہ شدہ) طبع ہو کر عوام و خواص سے خراج تحسین پا چکے ہیں۔ جب کہ ”بہار شریعت“ حصہ اول بھی شائع ہو چکا ہے۔ اب ”عجائب القرآن مع غرائب القرآن“ پیش خدمت ہے جو شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے۔ اس میں قرآنی واقعات کو انتہائی دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

طباعت جدید کے لئے اس کتاب کے مسودے کی تطبیق مستند نسخہ جات سے کی گئی ہے۔ حوالہ جات کی تخریج کر دی گئی ہے اور آیات کا ترجمہ امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ترجمہ ”قرآن“ ”کنز الایمان“ سے درج کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا

کیوں لکھا؟ اور کیا لکھا؟

ربیع الاول ۱۴۰۰ھ میں چند مقتدر علماء اہل سنت نے اپنی خواہش بصورت فرمائش ظاہر فرمائی کہ میں قرآن مجید کا ایک ترجمہ سلیس اور عام فہم زبان میں لکھ دوں، اس وقت پہلی بار مجھ پر فاج کا حملہ ہو چکا تھا۔ میں نے جواب میں ان حضرات سے اپنی ضعیفی اور بیماری کا عذر کر کے اس کام سے معافی طلب کر لی۔ اور عرض کر دیا کہ اگر چند سال قبل آپ لوگوں نے اس طرف توجہ دلائی ہوتی تو میں ضرور یہ کام شروع کر دیتا مگر اب جب کہ ضعیفی کے ساتھ مرض فاج نے میری توانائیوں کو بالکل مضحل کر دیا ہے، اتنا بڑا کام میرے بس کی بات نہیں۔ پھر بعض عزیزوں نے کہا کہ اگر پورے قرآن مجید کا ترجمہ آپ نہیں لکھتے تو ”نوادر الحدیث“ کی طرح قرآن مجید کی چند آیتوں ہی کا ترجمہ اور تفسیر لکھ کر آیتوں کی مناسب تشریح کر دیتے تو بہت اچھا اور بے حد مفید علمی کام ہو جاتا۔

یہ کام میرے نزدیک بہت سہل تھا۔ چنانچہ میں نے توکل علی اللہ اس کام کو شروع کر دیا۔ مگر ابھی تقریباً ایک سو صفحات کا مسودہ لکھنے پایا تھا کہ ناگہاں ۱۳ دسمبر ۱۹۸۱ء کو رات میں سوتے ہوئے فاج کا دوسری مرتبہ حملہ ہوا۔ اور بایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں اس طرح مفلوج ہو گئے کہ ان میں حس و حرکت ہی باقی نہ رہی۔ فوراً ہی بذریعہ جیب براؤن شریف سے دو طالب علموں کی مدد سے اپنے مکان پر گھوسی آ گیا اور دو ماہ پلنگ پر پڑا رہا۔ مگر الحمد للہ! کہ بہت جلد خداوند کریم کا فضل عظیم ہو گیا کہ ہاتھ پاؤں میں حس و حرکت پیدا ہو گئی اور تین ماہ کے بعد میں کھڑا ہونے لگا اور رفتہ رفتہ مجھ تعالیٰ اس قابل ہو گیا کہ جمعہ و جماعت کے لئے مسجد تک جانے لگا۔ چنانچہ وہ

مسودہ جو نا تمام رہ گیا تھا، اب بحالت مرض اس کو مکمل کر کے ”عجائب القرآن“ کے نام سے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

اس مجموعہ میں قرآن مجید کی مختلف سورتوں سے چن کر پینسٹھ ان عجیب عجیب چیزوں اور تعجب خیز وحیرت انگیز واقعات کو جن کا قرآن مجید میں مختصر تذکرہ ہے، نقل کر کے ان کی مناسب تفصیل و توضیح تحریر کر دی ہے اور ان واقعات کے دامنوں میں جو عبرتیں اور نصیحتیں چھپی ہوئی ہیں، ان کو بھی ”درس ہدایت“ کے عنوان سے پیش کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ خداوند کریم میری دوسری تصنیفات کی طرح اس انیسویں کتاب کو بھی مقبولیت دارین کی کرامتوں سے سرفراز فرما کر نافع الخلاق بنائے اور اس خدمت کو میرے اور میرے والدین نیز میرے اساتذہ و تلامذہ و مریدین و احباب کے لئے زادِ آخرت و ذریعہ مغفرت بنائے اور میرے نواسہ مولوی فیض الحق صاحب سلمہ المولیٰ تعالیٰ کو عالم باعمل بنائے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ وہ اس کتاب کی تدوین و تہیض اور طباعت وغیرہ میں میرے دست و بازو بنے رہے۔ (آمین)

یہ کتاب اس حال میں تحریر کر رہا ہوں کہ کمزوری و نقاہت سے چلنا پھرنا دشوار ہو رہا ہے۔ مگر الحمد للہ کہ داہنا ہاتھ کام کر رہا ہے اور دل و دماغ بالکل درست ہیں۔ علاج کا سلسلہ جاری ہے۔ قارئین و ناظرین کرام دعا فرمائیں کہ مولیٰ تعالیٰ مجھے جلد شفا یاب فرمائے تاکہ میں آخر حیات تک درس حدیث و دینی تصانیف و مواعظ کا سلسلہ جاری رکھ سکوں۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز و هو حسبی و نعم الوکیل و الحمد للہ رب العلمین
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

﴿ ۱ ﴾ جنتی لائھی

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ مقدس لائھی ہے جس کو ”عصاء موسیٰ“ کہتے ہیں اس کے ذریعہ آپ کے بہت سے اُن معجزات کا ظہور ہوا جن کو قرآن مجید نے مختلف عنوانوں کے ساتھ بار بار بیان فرمایا ہے۔

اس مقدس لائھی کی تاریخ بہت قدیم ہے جو اپنے دامن میں سینکڑوں اُن تاریخی واقعات کو سمیٹے ہوئے ہے جن میں عبرتوں اور نصیحتوں کے ہزاروں نشانات ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں جن سے اہل نظر کو بصیرت کی روشنی اور ہدایت کا نور ملتا ہے۔

یہ لائھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قد برابر دس ہاتھ لمبی تھی۔ اور اس کے سر پر دو شاخیں تھیں جو رات میں مشعل کی طرح روشن ہو جایا کرتی تھیں۔ یہ جنت کے درخت پیلو کی لکڑی سے بنائی گئی تھی اور اس کو حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے اپنے ساتھ لائے تھے۔ چنانچہ حضرت سید علیٰ اُجھوری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ۔

وَادُّمْ مَعَهُ أَنْزَلَ الْعُودُ وَالْعَصَا لِمُوسَى مِنَ الْأَشِ النَّبَاتِ الْمُكْرَمِ
وَأَوْرَاقُ تَيْنٍ وَالْيَمِينُ بِمَكَّةَ وَخَتَمُ سُلَيْمَنَ النَّبِيِّ الْمُعْظَمِ

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ عود (خوشبودار لکڑی) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا جو عزت والی پیلو کی لکڑی کا تھا، انجیر کی پتیاں، حجر اسود جو مکہ معظمہ میں ہے اور نبی معظم حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی یہ پانچوں چیزیں جنت سے اتاری گئیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد یہ مقدس عصا حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو یکے بعد دیگرے بطور میراث کے ملتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو ملا جو ”قوم مدین“ کے نبی تھے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے ہجرت فرما کر مدین تشریف لے گئے اور حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی حضرت بی بی صفوراء رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح فرمادیا۔ اور آپ دس برس تک حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں رہ کر آپ کی بکریاں چراتے رہے۔ اُس وقت حضرت شعیب علیہ السلام نے حکم خداوندی (عز وجل) کے مطابق آپ کو یہ مقدس عصا عطا فرمایا۔

پھر جب آپ اپنی زوجہ محترمہ کو ساتھ لے کر مدین سے مصر اپنے وطن کے لئے روانہ ہوئے۔ اور وادی مقدس مقام ”طُوًی“ میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلی سے آپ کو سرفراز فرما کر منصب رسالت کے شرف سے سربلند فرمایا۔ اُس وقت حضرت حق جل مجدہ نے آپ سے جس طرح کلام فرمایا قرآن مجید نے اُس کو اس طرح بیان فرمایا کہ

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يُمُوسَىٰ ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۖ أَتَوَكَّوْا عَلَيْهَا وَ
أَهْشَبَهَا عَلَىٰ غَصْبٍ ۚ وَلِي فِيهَا مَارِبٌ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ (پ ۱۶، طہ: ۱۷، ۱۸)

ترجمہ کنز الایمان :- اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے، اے موسیٰ عرض کی یہ میرا عصا ہے میں اس پر تمکیے لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں۔

مَارِبٌ أُخْرَىٰ (دوسرے کاموں) کی تفسیر میں حضرت علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ مثلاً

{۱} اس کو ہاتھ میں لے کر اُس کے سہارے چلنا {۲} اُس سے بات چیت کر کے دل بہلانا {۳} دن میں اُس کا درخت بن کر آپ پر سایہ کرنا {۴} رات میں اس کی دونوں شاخوں کا

روشن ہو کر آپ کو روشنی دینا {۵} اُس سے دشمنوں، درندوں اور سانپوں، بچھوؤں کو مارنا {۶} کنوئیں سے پانی بھرنے کے وقت اس کا رسی بن جانا اور اُس کی دونوں شاخوں کا ڈول بن جانا {۷} بوقت ضرورت اُس کا درخت بن کر حسبِ خواہش پھل دینا {۸} اس کو زمین میں گاڑ دینے سے پانی نکل پڑنا وغیرہ۔ (مدارک التنزیل، ج ۳، ص ۲۵۱، پ ۱۶، طہ: ۱۸)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اِس مُقدس لاٹھی سے مذکورہ بالا کام نکالتے رہے مگر جب آپ فرعون کے دربار میں ہدایت فرمانے کی غرض سے تشریف لے گئے اور اُس نے آپ کو جادوگر کہہ کر جھٹلایا تو آپ کے اس عصا کے ذریعہ بڑے بڑے معجزات کا ظہور شروع ہو گیا، جن میں سے تین معجزات کا تذکرہ قرآن مجید نے بار بار فرمایا جو حسب ذیل ہیں۔

عصا اژدھا بن گیا:- اس کا واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے ایک میلہ لگوا دیا۔ اور اپنی پوری سلطنت کے جادوگروں کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شکست دینے کے لئے مقابلہ پر لگا دیا۔ اور اس میلہ کے ازدحام میں جہاں لاکھوں انسانوں کا مجمع تھا، ایک طرف جادوگروں کا ہجوم اپنی جادوگری کا سامان لے کر جمع ہو گیا۔ اور اُن جادوگروں کی فوج کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا ڈٹ گئے۔ جادوگروں نے فرعون کی عزت کی قسم کھا کر اپنے جادو کی لاٹھیوں اور رسیوں کو پھینکا تو ایک دم وہ لاٹھیاں اور رسیاں سانپ بن کر پورے میدان میں ہر طرف پھنکاریں مار کر دوڑنے لگیں اور پورا مجمع خوف و ہراس میں بدحواس ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگا اور فرعون اور اس کے تمام جادوگر اس کرتب کو دکھا کر اپنی فتح کے گھمنڈ اور غرور کے نشہ میں بدست ہو گئے اور جوشِ شادمانی سے تالیاں بجا بجا کر اپنی مسرت کا اظہار کرنے لگے کہ اتنے میں ناگہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے حکم سے اپنی مقدس لاٹھی کو اُن سانپوں کے ہجوم میں ڈال دیا تو یہ لاٹھی ایک بہت بڑا اور نہایت ہیبت ناک اژدھا بن کر جادوگروں کے تمام سانپوں کو نگل گیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر تمام جادوگر اپنی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے سجدہ میں

گر پڑے اور با آواز بلند یہ اعلان کرنا شروع کر دیا کہ اَمَّا رَبُّهُرُؤْنَ وَمُوسٰی یعنی ہم سب حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے رب پر ایمان لائے۔

چنانچہ قرآن مجید نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

قَالُوا يٰمُوسٰى اِمَّا اَنْ تُتْلٰى وَاِمَّا اَنْ تَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰ ۝۱۵ قَالَ بَلْ اَتَّقُوا ۚ فَاِذَا جَاءَهُمْ وَعَصِيَهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِمْ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَُا سَعٰى ۝۱۶ فَاَوْجَسَ فِى نَفْسِهٖ خِيفَةً مُّوسٰى ۝۱۷ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝۱۸ وَاَلْقٰ مَا فِى يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۚ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدٌ سِحْرٌ ۚ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَلٰى ۝۱۹ فَاَلْقٰ السَّحْرَ ۙ فَسُجِّدَ اَقَالُوْا اَمَّا رَبُّهُرُؤْنَ وَمُوسٰى ۝۲۰ (پ ۱۶، طہ ۶۵ تا ۷۰)

ترجمہ کنزالایمان:- بولے اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو جبھی اُن کی رسیاں اور لٹھیاں اُن کے جادو کے زور سے اُن کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں تو اپنے جی میں موسیٰ نے خوف پایا ہم نے فرمایا ڈر نہیں بیشک تو ہی غالب ہے اور ڈال تو دے جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اور اُن کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادو گر کا فریب ہے اور جادو گر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آدے تو سب جادو گر سجدے میں گر آئے گئے بولے ہم اس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ کا رب ہے۔

عصا مارنے سے چشمے جاری ہو گئے:- بنی اسرائیل کا اصل وطن ملکِ شام تھا لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کے دورِ حکومت میں یہ لوگ مصر میں آ کر آباد ہو گئے اور ملکِ شام پر قومِ عمالقہ کا تسلط اور قبضہ ہو گیا۔ جو بدترین قسم کے کفار تھے۔ جب فرعون دریا ئے نیل میں غرق ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے خطرات سے اطمینان ہو گیا۔

تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ قومِ عمالقہ سے جہاد کر کے ملکِ شام کو اُن کے قبضہ و تسلط سے آزاد کرائیں۔ چنانچہ آپ چھ لاکھ بنی اسرائیل کی فوج لے کر جہاد کے لئے روانہ ہو گئے مگر ملکِ شام کی حدود میں پہنچ کر بنی اسرائیل پر قومِ عمالقہ کا ایسا خوف سوار ہو گیا کہ بنی اسرائیل ہمت ہار گئے اور جہاد سے منہ پھیر لیا۔ اس نافرمانی پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو یہ سزا دی کہ یہ لوگ چالیس برس تک ”میدانِ تِیہ“ میں بھٹکتے اور گھومتے پھرے اور اس میدان سے باہر نہ نکل سکے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اُن لوگوں کے ساتھ میدانِ تِیہ میں تشریف فرما تھے۔ جب بنی اسرائیل اس بے آب و گیاہ میدان میں بھوک و پیاس کی شدت سے بے قرار ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا سے اُن لوگوں کے کھانے کے لئے ”مَن و سلویٰ“ آسمان سے اُتارا۔ مَن شہد کی طرح ایک قسم کا حلوہ تھا، اور سلویٰ بھنی ہوئی بیڑیں تھیں۔ کھانے کے بعد جب یہ لوگ پیاس سے بے تاب ہونے لگے اور پانی مانگنے لگے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر اپنا عصا مار دیا تو اُس پتھر میں بارہ چشمے پھوٹ کر بہنے لگے اور بنی اسرائیل کے بارہ خاندان اپنے اپنے ایک چشمے سے پانی لے کر خود بھی پینے لگے اور اپنے جانوروں کو بھی پلانے لگے اور پورے چالیس برس تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا جو عصا اور پتھر کے ذریعہ ظہور میں آیا۔ قرآن مجید نے اس واقعہ اور معجزہ کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَا عَشَرَ نَبِيعًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ (البقرة: ۶۰)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اُس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے۔ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔

عصا کی مار سے دریا پھٹ گیا:- حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مدت